عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور علوم القرآن

*ڈاکٹر محمد فاروق حیدر

The revelation of the first five verses of the Holy Qur'an is the beginning of the Uloom al-Qur'an (Quranic Sciences). These Sciences could not be compiled in the Holy Prophet's (peace be upon him) age as Sahabas had advantage of seeking his guidance directly. In later years these Sciences took an independent shape of special branch of Islamic knowledge. Nevertheless, the fundamentals of Uloom al-Quran were prevailing in the period of the Holy Prophet (peace be upon him). The article explains the basics of Uloom al-Quran with reference to that particular period as well as it highlights the Holy Prophet's (peace be upon him) position as a Mufassir of the Quran.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ قیامت تک محفوظ رہنے والی اس کتاب کا نزول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر وقت کی فصیح و بلیغ زبان عربی میں ہوا نزول قرآن کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کی تبیین وتفسیر کا فریضہ بھی عائد کیا گیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ۱؎

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول فعل اور تقریر کے ذریعے کتاب اللہ کی تبیین وتفسیر فرمائی۔

امام شاطبیؒ نے اس بارے لکھا ہے:

ان النبی کان مبینا بقوله و فعله و اقراره، لما کان مکلفا بذلك فی قوله تعالیٰ﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾ ۲؎ ۳؎

قرآن مجید کی تفسیر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر سے ہو کو سنت کہتے ہیں۔ سنت کی عموماً یہی تین اقسام بیان کی جاتی ہیں۔ علامہ ابن حزمؒ نے سنت کے بارے لکھا ہے:

السنن تنقسم إلیٰ ثلاثة أقسام بمن قول من النبی صلی اللہ علیہ وسلم او فعل منه علیه السلام او شئ رآه و علمه فأ قر علیه و لم ینکره . ۴؎

* اسسٹنٹ پروفیسر، جی سی یونیورسٹی، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سنت کی تعریف میں علامہ تفتازانیؒ نے لکھا ہے کہ قرآن کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی صادر ہوا ہے وہ سنت ہے۔

ما صدر عن النبی علیہ السلام غیر القرآن من قول ویسمی الحدیث او فعل او تقریر۔ ۵

قرآن کی طرح سنت بھی منجانب اللہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ ۶

امام غزالیؒ نے قرآن وسنت میں فرق ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

و قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ ، لد لا لۃ المعجزۃ علی صد قہ ولامر اللہ تعالی ایانا باتباعہ ، ولأنہ لا ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی لکن بعض الوحی یتلی فیسمی کتابا وبعضہ لا یتلی وھو السنۃ۔ ۷

جس وحی کی تلاوت کی جاتی ہے وہ قرآن ہے اور جس وحی کی تلاوت نہیں کی جاتی وہ سنت ہے یعنی قرآن وحی متلو اور سنت وحی غیر متلو ہے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہو رہا تھا ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکمل الہامی رہنمائی میں تبیین قرآن کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔ نزول قرآن کی ابتداء سے تکمیل تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی مکمل رہنمائی فرمائی۔ نزول قرآن کی کیفیت ومقدار، سبعۃ احرف، قرآن کے حفظ وکتابت کے آداب، تلاوت قرآن کے فضائل، سیکھنے سکھانے کی ترغیب، قرآن کے اجزاء، ترتیب قرآن، ناسخ منسوخ، مشکل ومجمل مقامات کی تفسیر وغیرہ جیسے تمام علوم کا ماخذ ومرجع مبعوث من اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ لہٰذا سب سے بڑے ماہر علوم القرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کے نزول سے ہی علوم القرآن کا آغاز ہوا یہاں عہد نبوی میں علوم القرآن کا آغاز اور اس کی حیثیت وکیفیت کے حوالے سے چند مباحث درج ذیل ہیں:

(۱) نزول قرآن

نزول قرآن کا آغاز سورۃ علق کی ابتدائی پانچ آیات سے ہوتا ہے ان آیات کے نزول سے متعلق معلومات ہمیں حضرت عائشہؓ کی روایت میں ملتی ہیں جس کو امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے اس روایت کا کچھ حصہ درج ذیل ہے:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

فَجِئَہ الحق وهو فی غار حراء فجاء ه الملك فقال اِقْرَأ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما أنا بقاری قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجهد ثم أرسلنی فقال اِقرأ قلت ما أنا بقارئ ، فأخذنی فغطنی الثانیة حتی بلغ منی الجهد ، ثم أرسلنی فقال اِقرأ قلت ما أنا بقارئ ،فأخذنی فغطنی الثالثة حتی بلغ منی الجهد ثم أرسلنی فقال ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ٥ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ٥اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ٥ اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ٥﴾ الایات الی قوله﴿عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ﴾۸؎ فرجع بها رسول الله ترجف بوادره حتی دخل علی خدیجة، فقال زملونی زملونی.....۹؎

مذکورہ بالا روایت سے ہمیں علوم القرآن کی اہم بحث نزول قرآن سے متعلق جو معلومات ملتی ہیں ان کو درج ذیل نکات میں بیان کیا جا سکتا ہے:

۱۔ نزول قرآن کا آغاز کب اور کہاں ہوا

۲۔ سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات

۳۔ قرآن کا نزول کس زبان میں ہوا

۴۔ نزول قرآن کی کیفیت

۵۔ نزول قرآن کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت

۶۔ قرآن کا نزول تدریجاً ہوا

۷۔ ترتیب آیات

ان نکات سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن کے نازل ہونے کے ساتھ ہی علوم القرآن کا آغاز ہوا۔سورہ علق کی ابتدائی آیات نازل ہونے کے بعد کچھ عرصہ وحی کا سلسلہ رک گیا دوبارہ نزول قرآن کی ابتداء سورہ مدثر کی آیات کے نزول سے ہوئی۔۱۰؎

اس کے بعد آہستہ آہستہ قرآن نازل ہوتا رہا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولین مخاطب صحابہ کرامؓ جو دن رات اتباع واطاعت اور محبت وعقیدت کے جذبے سے سرشار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے نزول قرآن کی کیفیات کا براہ راست مشاہدہ کر رہے تھے۔

(۲) سبعۃ احرف

سبعۃ احرف پر قرآن کا نزول علوم القرآن کی انتہائی اہم بحث ہے اس بارے کئی روایات ہیں مثال

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے لیے صحیح بخاری کی ایک روایت درج ذیل ہے جس میں حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ھشام بن حکیم کے درمیان قراءۃ کا اختلاف ہوا۔

> حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اس طریقے پر پڑھتے سنا جس پر میں نے اس سورہ کو نہیں پڑھا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ سورہ پڑھائی تھی قریب تھا کہ میں ان پر حملہ کر دیتا پھر میں نے صبر کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرا پھر میں نے ان کے گلے میں چادر ڈالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا پھر میں نے عرض کیا کہ میں نے ان کو سورہ فرقان اس طریقے کے علاوہ پڑھتے سنا جس طریقے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چھوڑ دو پھر ہشامؓ سے فرمایا پڑھو تو انہوں نے پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نازل ہوئی پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھیں جب میں نے پڑھی تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا اسی طرح نازل ہوئی پھر فرمایا بے شک قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے تو اس میں سے جو آسان لگے اسی کے مطابق پڑھو۔[۱۱]

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ علم قراءت جو بعد میں ایک فن کی شکل میں سامنے آیا اس کا آغاز عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوا۔

(۳) جمع قرآن

علوم قرآن کی اہم مباحث میں سے ایک جمع قرآن ہے۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع قرآن کی دو بنیادی صورتیں تھیں:

۱۔ جمع قرآن بمعنی حفظ　　۲۔ جمع قرآن بمعنی کتابت

۱۔ جمع قرآن بمعنی حفظ

قرآن مجید کے سب سے پہلے حافظ اور شارح خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیات نازل ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جلدی جلدی یاد کرنے کی کوشش میں بار بار دہراتے جس پر اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی یاد کروانے اور اس کی وضاحت کروانے کا ذمہ لیا۔ فرمایا:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ○ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ○ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قُرْآنَهُ ۱۲

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جتنا قرآن نازل ہوتا وہ اللہ کے خصوصی کرم عنایت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد ہو جاتا اس کے علاوہ ہر سال ماہ رمضان میں جبرائیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ پورے قرآن کا جتنا بھی حصہ نازل ہوا ہوتا اس کا دور کرواتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پہلے آخری رمضان میں جبرائیلؑ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو دور کروائے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

کان رسول الله صلی الله علیه وسلم أجود الناس، و کان أجود ما یکون فی رمضان حین یلقاه جبرائیل و کان یلقاه فی کل لیلة من رمضان فیدارسه القرآن ،فلرسول الله صلی الله علیه وسلم أجود با لخیر من الریح المرسلة. ۱۳

ابو ہریرہؓ کی روایت میں آخری رمضان میں دو مرتبہ دور کرنے کا ذکر ملتا ہے فرماتے ہیں:

کان یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم القرآن کل عام مرة، فعرض علیه مرتین فی العام الذی قبض و کان یعتکف کل عام عشرا. فاعتکف عشرین فی العام الذی قبض. ۱۴

اس سے ملتی جلتی روایت ابن اَبی شیبہ نے حضرت ابن عباس سے نقل کی ہے:

أن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرض القرآن فی کل رمضان مرة الا العام الذی قبض فیه فانه عرض علیه مرتین بحضرة عبدا للّٰہ فشهد ما نسخ منه و ما بدل. ۱۵

اگرچہ حفظ کے علاوہ قرآن کتابت کے ذریعے بھی محفوظ کیا گیا لیکن حفظ قرآن اس امت کی امتیازی خصوصیت ہے۔

ابن جزری نے لکھا ہے:

ثم إن الاعتمادفی نقل القرآن علی حفظ القلوب والصدور لاعلی حفظ المصاحف والکتب وهذه أشرف خصیصة من اللّٰہ تعالی لهذه الأمة. ۱۶

اللہ تعالی نے خود اپنی اس کتاب کی صفت بیان کی ہے کہ اس کو پانی نہیں دھو سکتا اور اس کو سوتے جاگتے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہر وقت پڑھا جا سکتا ہے صحیح مسلم میں روایت ہے جس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

انما بعثتك لابتليك وأبتلى بك و انزلت عليك كتابا لا يغسله الماء تقرؤه نائما و يقظان...... ۱۷

سید الحفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولین مخاطب صحابہ کرام کی جماعت نے قرآن مجید حفظ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسے جیسے قرآن نازل ہوتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اسکو اپنے سینوں میں محفوظ کرتے گئے۔ یہاں تک کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی اکثر صحابہ کو قرآن حفظ تھا۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حفاظ صحابہ کرامؓ

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے صحابہ کی کثیر تعداد موجود تھی جن کو قرآن مجید حفظ تھا غزوہ بئر معونہ میں شہید ہونے والے حفاظ صحابہ کی تعداد ستر تھی۔ ۱۸

عہد صدیقی میں جنگ یمامہ کے موقع پر بھی اتنے ہی حفاظ شہید ہوئے تھے علامہ سیوطیؒ نے امام قرطبیؒ کا قول نقل کیا ہے:

قد قتل يوم اليمامة سبعون من القرآء، و قتل فى عهد النبى صلی اللہ علیہ وسلم **ببئر معونة مثل هذا العدد. ۱۹**

لیکن صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے مروی دو احادیث ایسی ہیں جن کے ظاہری الفاظ سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف پانچ ایسے صحابہؓ تھے جنہوں نے قرآن کو جمع کیا پہلی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

حدثنا قتادة قال سألت أنس بن مالكؓ من جمع القرآن على عهد النبى صلی اللہ علیہ وسلم **قال أربعة كلهم من الانصار :أبى بن كعبؓ و معاذبن جبلؓ وزيد بن ثابتؓ و أبو زيدؓ..... ۲۰**

صحیح بخاری میں ایک اور جگہ زید بن ثابتؓ کے مناقب میں یہی روایت منقول ہیں جہاں یہ اضافہ ہے کہ قتادہ نے حضرت انسؓ سے پوچھا ابو زید کون ہیں تو جواب میں انہوں نے فرمایا میرے ایک چچا ہیں۔ ۲۱

دوسری روایت بخاری میں اس طرح ہے:

عن انسؓ قال مات النبى صلی اللہ علیہ وسلم **و لم يجمع القرآن غير اربعة :ابو الدرداءؓ و معاذبن جبلؓ و زيد بن ثابتؓ،و أبو زيدؓ. ۲۲**

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ان روایات میں بظاہر یہ اشکال سامنے آتا ہے کہ عہد نبوی میں صرف یہ پانچ صحابہؓ تھے جنہوں نے قرآن جمع کیا۔علماء نے اس اشکال کو دور کرنے کے لیے ان روایات کی کئی توجیہات کی ہیں علامہ سیوطیؒ نے ان روایات کے تحت علامہ مازریؒ کا قول نقل کیا ہے:

> حضرت انسؓ کے قول سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ ان اصحاب کے علاوہ کسی نے قرآن جمع نہیں کیا ایسی صورت میں تو یہ مطلب نکلتا ہے کہ حضرت انسؓ کو یہ علم نہیں تھا کہ ان اصحاب کے علاوہ اور کسی نے قرآن جمع کیا ہاں اگر انہیں معلوم ہوتا تو وہ صحابہ کی اتنی بڑی تعداد کا احاطہ کیسے کر سکتے تھے جبکہ وہ دوسرے شہروں میں پھیل چکے تھے اور یہ اسی وقت ممکن تھا جب انہوں نے ہر ایک سے انفرادی ملاقات کی ہوتی اور ملاقات کے بعد وہ صحابی ان کو اپنے بارے یہ بتاتے کہ انہوں نے عہد نبوی میں قرآن مکمل جمع نہیں کیا اور یہ عادتاً ناممکن ہے اور اگر اس قول کا مرجع ان کا ذاتی علم ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ فی الواقع بھی ایسا ہی ہو۔۲۳

مشہور مفسر قرآن علامہ قرطبیؒ نے سابقہ روایات سے متعلق قاضی ابن طیبؒ کا قول نقل کیا ہے جس میں انہوں نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ ان روایات سے مراد ہرگز یہ نہیں کہ عہد نبوی میں صرف چار صحابہ کو قرآن مجید حفظ تھا۔

> **قال ابن الطیبؒ :لا تدل هذه الاثار علی أن القرآن لم یحفظه فی حیاة النبی صلی ا للہ علیه وسلم و لم یجمعه غیر أربعة من الانصار کما قال أنس بن مالك، فقد ثبت بالطرق المتواترة أنه جمع القرآن عثمانؓ و علیؓ و تمیم الداریؓ و عبادة بن الصامتؓ و عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ. فقول أنس :لم یجمع القرآن غیر أربعة ، یحتمل أنه لم یجمع القرآن وأخذه تلقینا من فی رسول اللہؐ غیر تلك الجماعة ، فان اکثرهم أخذ بعضه عنه و بعضه عن غیره، و قد تظاهرت الر وایات بأن الائمة الاربعة جمعوا القرآن علی عهد النبی** صلی اللہ علیہ وسلم **لأجل سبقهم الی الاسلام ، و اعظام الرسول صلی ا للہ علیه وسلم لهم.** ۲۴

ابن طیب کا قول ہے کہ یہ آثار اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ قرآن مجید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حفظ نہیں کیا گیا اور یہ کہ انصار میں سے چار افراد کے سوا کسی نے قرآن کو جمع یعنی حفظ نہیں کیا جیسا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کہ انس بن مالکؓ کا قول ہے۔ متواتر طرق سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت تمیم الداریؓ، حضرت عبادہ بن صامتؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے قرآن کریم حفظ کیا۔ پس حضرت انس بن مالکؓ کا یہ قول کہ ان چار صحابہ کے علاوہ کسی نے قرآن حفظ نہیں کیا میں اس بات کا احتمال ہوسکتا ہے کہ یہی وہ چار صحابہ ہیں جنہوں نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے پورا قرآن حفظ کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے صحابہ نے قرآن کے بعض حصے براہ راست آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حفظ کیے اور بعض حصے دیگر اصحاب سے حفظ کیے۔ روایات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چاروں خلفائے راشدینؓ نے اسلام میں اپنی سبقت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بلند مقام کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہی میں قرآن مجید کو حفظ کر لیا تھا۔

یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت مین جن چار صحابہ کا تذکرہ ہے اس کے علاوہ بھی کئی صحابہ تھے جن کو قرآن مجید حفظ تھا۔ علوم القرآن کے ماہرین نے اپنی اپنی کتب میں حفاظ صحابہ کے اسماء تحریر کئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

مہاجرین صحابہ: حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت سالمؓ مولی ابوحذیفہؓ، حضرت حذیفہ بن یمانؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عمروؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت عبداللہ بن سائبؓ۔

انصاری صحابہ: حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابو درداءؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت مجمع بن جاریہؓ، حضرت اُنس بن مالکؓ۔

ازواج مطہرات: حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام سلمہؓ [25]

۲۔ جمع قرآن بمعنی کتابت

عہد رسالت میں جمع قرآن کی دوسری صورت کتابت فی السطور ہے۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کتابت کی نسبت حافظہ پر زیادہ اعتماد کیا جاتا تھا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ عہد نبوی میں قرآن مجید کو لکھ کر محفوظ نہیں کیا گیا نزول قرآن کے مکی دور میں ہی کتابت قرآن کا آغاز ہو چکا تھا اس وقت کئی صحابہ موجود تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کتابت کیا کرتے تھے۔ قرآن مجید کا عظیم کارنامہ ہے کہ نزول کے ساتھ ہی لوگوں کو علم کی روشنی سے منور کیا سورہ علق کی آیت ﴿الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴾۲٦ کی تفسیر میں علامہ زمخشریؒ نے لکھا ہے:

فدل على كمال كرمه بانه علم عباده مالم يعلموا. ونقلهم من ظلمة الجهل الى نور العلم، ونبه على فضل علم الكتابة لما فيه من المنافع العظيمة التى لا يحيط بها الا هو، وما دونت العلوم ولاقيدت الحكم ولا ضبطت أخبار الاولين ومقالاتهم ولا كتب الله المنزلة الا بالكتابة...... ۲۷

لہٰذا نزول قرآن کے وقت لوگ کتابت سے روشناس تھے اور قرآن ابتدائی دور ہی میں لکھا جاتا تھا جس کی بڑی مثال حضرت عمر فاروقؓ کا اسلام لانے کا واقعہ ہے جس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ قرآن کی کتابت کا آغاز اسلام کے ابتدائی عہد ہی میں ہو گیا تھا واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ "حضرت عمر فاروقؓ کی بہن اور بہنوئی دونوں نے اسلام قبول کر لیا آپ کو خبر ملی غصے سے ان کے پاس پہنچے دیکھا تو ان کے پاس خباب بن الارتؓ بیٹھے تھے جن کے پاس ایک صحیفہ ۲۸ تھا جس میں سورہ طٰہ کی آیات درج تھیں یہ آیات حضرت خباب ان دونوں کو پڑھا رہے تھے حضرت عمرؓ نے وہ صحیفہ طلب کیا انکی بہن نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ آپ بوجہ شرک نجس ہیں لہٰذا حضرت عمرؓ نے غسل کیا اور ان سے وہ صحیفہ لے کر سورہ طٰہ کی آیات پڑھیں۔ ۲۹

اس واقعہ سے واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ مکی عہد ہی میں قرآن صحیفہ میں مکتوب تھا اس کے علاوہ مشہور کاتب وحی حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا:

كنا عند رسول الله نؤلف القرآن من الرقاع ۳۰۔۔۔۔۔۳۱

غرضیکہ عہد نبوی میں کتابت قرآن کے کئی دلائل ہیں ایک اور واضح دلیل درج ذیل ہے۔

امام بخاریؒ نے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت ((**لا يستوى القاعدون من المومنين والمجاهدون فى سبيل** نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زید کو بلاؤ تو وہ لوح (تختی) اور دوات اور کتف ۳۲ یا صرف کتف اور دوات لے کر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو **لا يستوى القعدون** جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نابینا صحابی عمرو بن ام مکتوم بیٹھے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا حکم ہے میں تو نابینا ہوں پھر اس کی جگہ یہ آیت نازل ہوئی:

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ. ۳۳۔۳۴

غرضیکہ عہد نبوی میں سارا قرآن کتابت کے ذریعے بھی محفوظ کیا جا چکا تھا یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں قرآن کو ایک مصحف میں کیوں نہیں لکھا گیا اس کا جواب اکثر علماء نے یہی دیا ہے کہ آپؐ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حیات تھے اور قرآن مسلسل نازل ہو رہا تھا اور نسخ فی القرآن کا امکان باقی تھا اسی لیے قرآن ایک مصحف میں جمع نہ کیا گیا جب نسخ کا امکان باقی نہ رہا یعنی آپؐ کی رحلت کے باعث نزول قرآن کی تکمیل ہو چکی تو عہد صدیقی میں ایک مصحف میں جمع کر لیا گیا۔۳۵ جہاں تک سورتوں کی ترتیب کا تعلق ہے اس میں اختلاف ہے کہ وہ بھی توقیفی ہیں یا ان کی ترتیب صحابہ کے اجتہاد پر مبنی ہیں ۳۶ مختصر یہ کہ عہد رسالت میں پورا قرآن مجید لکھا جا چکا تھا اور متفرق ٹکڑوں میں موجود تھا۔

کاتبین وحی

مفسرین محدثین اور مؤرخین نے اپنی اپنی کتب میں ایسے صحابہ کرام کی فہرستیں دی ہیں جنھوں نے وحی کی کتابت کی۔ بلاذریؒ نے لکھا ہے مکہ میں سب سے پہلے عبداللہ بن ابی سرح نے کتابت کی لیکن پھر وہ مرتد ہو گیا اور فتح مکہ کے موقع پر دوبارہ اسلام قبول کیا اور مدینہ میں سب سے پہلے حضرت ابی بن کعبؓ نے کتابت کی۔۳۷

ان کے علاوہ مشہور کاتبین وحی کے اسماء درج ذیل ہیں:

حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت یزید بن ابی سفیانؓ، حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہؓ، حضرت خالد بن سعیدؓ، حضرت معاویہ بن اُبی سفیانؓ، حضرت حنظلہ بن ربیعؓ، حضرت سعد بن عبادہؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت یزید بن ثابتؓ، حضرت سعد بن اُبی وقاصؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت عبداللہ بن ارقمؓ، وغیرہ۔۳۸

(۴) ترتیب آیات

قرآن مجید کی ترتیب نزولی نہیں بلکہ توقیفی ہے۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی ہدایت کے مطابق جو ترتیب لگوائی اسی ترتیب سے آج تک قرآن حفظ و کتابت دونوں صورتوں میں محفوظ ہے۔ عہد نبوی ہی میں قرآن کو توقیفی ترتیب کے مطابق جمع کیا گیا۔

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے:

> آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر متعدد سورتیں نازل ہوا کرتیں تھیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا کوئی حصہ نازل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاتبین وحی میں سے کسی کو بلوا کر فرماتے کہ ان آیات کو

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس سورۃ میں لکھو جس میں اس اس بات کا تذکرہ ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اس آیت کو اس سورت میں لکھو جس میں یہ یہ بات بیان ہوئی ہے۔۳۹ے

ایک اور روایت جس میں حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر جھکا لی اور فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے مجھے یہ تاکید کی ہے کہ اس آیت کو اس سورہ میں فلاں جگہ رکھوں ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ وَ إِيتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾۴۰ے۔۴۱ے

قرآن مجید آپؐ کے دور ہی میں حفظ اور کتابت دونوں صورتوں میں جمع کیا گیا لہٰذا یہاں حفظ فی الصدور اور کتابت فی السطور دونوں صورتوں میں جمع قرآن کی یہ بحث بھی علوم القرآن کا آغاز ہے۔

(۵)　قرآن مجید کی مختلف حصوں میں تقسیم

قرآن مجید کو شروع عہد ہی سے مختلف حصوں میں تقسیم کیا جاتا رہا ہے سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل شدہ سورتوں کو طوالت یا احکام و مضامین کے لحاظ سے تقسیم کیا واثلۃ بن الاسقعؓ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا:

اعطیت مکان التوراۃ السبع و اعطیت مکان الزبور المئین و اعطیت مکان الانجیل المثانی و فضلت با لمفصل. ۴۲ے

مجھے توراۃ کی جگہ سات (لمبی) سورتیں اور زبور کی جگہ مئون اور انجیل کی جگہ مثانی جبکہ مفصل مجھے زائد دی گئیں۔۴۳ے

(۶)　تفسیر قرآن

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں الفاظ قرآن کی تعلیم دیتے وہاں اس کے معنی و مفاہیم سے بھی صحابہ کو آگاہ کرتے یہ معانی و مفاہیم من جانب اللہ ہوتے۔

ابن تیمیہ نے لکھا ہے یہ جان لینا ضروری ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو معانی قرآن کی تعلیم ویسے ہی دی جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے الفاظ بیان کئے اللہ تعالی کے اس فرمان ﴿**لتبین للناس ما نزل الیھم**﴾ میں بیان سے مراد دونوں ہیں۔۴۴ے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ابن خلدون نے آیت ﴿لتبین للناس ما نزل الیھم﴾ کے تحت لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجمل کی تبیین اور ناسخ اور منسوخ کی وضاحت فرماتے اور صحابہ کو ان باتوں کی تلقین کرتے رہتے۔[۴۵]

اللہ تعالی کی طرف سے اس آیت ﴿و انزلنا الیك الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم﴾[۴۶] میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تبیین کتاب کا فریضہ عائد کیا گیا تھا مفسرین نے ﴿لتبین للناس﴾ کی تفسیر میں اسی بات کی نشاندہی کی ہے کہ اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن میں مجمل مقامات کی وضاحت اور وارد شدہ اشکالات کو رفع کرنا ہے۔[۴۷]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی جو تفسیر فرماتے تھے وہ بھی منجانب اللہ ہوتی کیونکہ اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے فرمایا

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی.[۴۸]

قرآن مجید میں بہت سے تفصیل طلب احکام ہیں جیسے ،نماز ،روزہ ،زکوۃ اور حج وغیرہ ان سب کی تفصیل سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ملتی ہے۔ جیسے نماز کا حکم قرآن میں کئی جگہ آیا لیکن نماز کے اوقات، رکعات اور دیگر کیفیات کی تفصیل قرآن مجید میں نہیں ہے بلکہ سنت نبویؐ سے اس کی وضاحت ہوتی ہے اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وصلوا کما رأیتمونی أصلی.[۴۹]

اور تم نماز پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

مختصر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت قرآن مجید کی تفسیر تھی امام قرطبیؒ نے امام اوزاعیؒ کا قول نقل کیا ہے:

کان الوحی ینزل علی رسول اللہ و یحضرہ جبریل بالسنة التی تفسر ذلك.[۵۰]

یہاں علوم القرآن کی جو مباحث بیان کی گئیں وہ کسی فن کی شکل میں عہد رسالت میں موجود نہ تھیں بلکہ ان مباحث نے بعد کے ادوار میں باقاعدہ علوم وفنون کی شکل اختیار کی۔ عہد رسالت میں علوم القرآن صرف زبانی اخذ وروایت کیے جاتے رہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

خلاصہ بحث

۱۔ قرآن کے نزول کے ساتھ ہی علوم القرآن کا آغاز ہوا جب جبریل کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ علق کی ابتدائی پانچ آیات نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول قرآن کی ساری کیفیت حضرت خدیجہؓ سے بیان فرمائی اس لیے تاریخی لحاظ سے ''نزول قرآن اور اسکی کیفیت'' علوم القرآن کی پہلی بحث ہے۔اس کے بعد صحابہ نزول قرآن کا براہ راست مشاہدہ کر رہے تھے اس لیے وہ ان اسباب و واقعات سے واقف تھے جن میں قرآن نازل ہوتا رہا تھا۔

۲۔ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ہشام بن حکیمؓ کے درمیان قراءت کا اختلاف ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے جس میں آسانی ہو اسی طریقے سے پڑھیں۔ یہ ''علم قراءت'' کا آغاز تھا۔

۳۔ عہد رسالت میں جمع قرآن، علوم القرآن کی ایک اہم بحث ہے اور جمع قرآن کے تین مراحل میں سے پہلا مرحلہ ہے آپؐ نے حفظ و کتابت دونوں صورتوں میں جمع قرآن کا خصوصی اہتمام فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سید الحفاظ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں قرآن حفظ کروانے اور آپ کی زبان مبارک سے الفاظ قرآن کی ادائیگی اور اس کے بیان کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیات نازل ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحابؓ کو حفظ کروا دیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دور میں صحابہ کی کثیر تعداد کو قرآن مجید حفظ ہو چکا تھا حفظ کے علاوہ ''کتابت قرآن'' کا اہتمام بھی کیا گیا جس کی واضح مثال حضرت عمر فاروقؓ کے قبول اسلام کا وہ واقعہ ہے جس میں ایک ایسے صحیفے کا تذکرہ ہے جس پر سورہ طہٰ کی آیات درج تھیں۔مکی دور میں ہی کتابت قرآن کا آغاز ہو چکا تھا یہ آیات کھجور کی شاخوں، باریک پتھروں، کھال، چمڑے کے ٹکڑوں وغیرہ پر لکھی جاتی تھیں۔عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پورے قرآن مجید کی کتابت ہو چکی تھی۔ ''جمع قرآن'' اور اسکی دونوں صورتوں ''حفظ قرآن'' اور ''کتابت قرآن'' نے دور تدوین میں علوم القرآن کی اہم مباحث کی شکل اختیار کی۔

۴۔ قرآن مجید کی آیات کی ترتیب نزولی نہیں بلکہ قرآن مجید کی آیات کو اسی ترتیب کے مطابق لکھا گیا جو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگوائی یہ ''ترتیب قرآن'' کی بحث کا آغاز ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تبیین کتاب کی ذمہ داری عائد کی گئی تھی لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نے الفاظ کے ساتھ ساتھ اپنے صحابہؓ کو معانی قرآن کی تعلیم بھی دی الفاظ کی طرح یہ معانی وتفسیر بھی اللہ تعالی کی طرف سے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر قرآن کے ضمن میں ہی اپنے صحابہؓ کو قرآن کے بعض علوم کی تعلیم دی جیسے غریب قرآن، ناسخ منسوخ وغیرہ۔

۶۔ عہد رسالت میں علوم القرآن کی تدوین نہیں ہوئی اور نہ ہی علوم القرآن یا اسکی کوئی بحث کسی فن کی شکل میں تھی صحابہؓ کو اس کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوئی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں موجود تھے۔ لہذا عہد رسالت میں علوم القرآن زبانی اخذ روایت کیے جاتے رہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ النحل ۱۶:۴۴
۲۔ ایضاً
۳۔ شاطبی، الموافقات فی اصول الشریعۃ، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۳/۳۰۸
۴۔ الآمدی، الاحکام فی اصول الاحکام، قاہرہ، دار الحدیث، ۱/۱۴۶
۵۔ تفتازانی، شرح التلویح علی التوضیح، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۲/۳
۶۔ النجم ۵۳:۳،۴
۷۔ غزالی، المستصفی فی علم الاصول، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱/۱۲۹
۸۔ العلق ۹۶:۱-۵
۹۔ صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ اقرأ، باب ۱/۱ (۴۹۵۳)
۱۰۔ تفصیل کے لیے دیکھیے الجامع الصحیح کتاب التفسیر، سورہ اقراء، باب ۱/۱ (۴۹۵۴)
۱۱۔ صحیح البخاری، کتاب فی ا الخصومات، باب کلام الخصوم بعضھم فی بعض (۲۴۱۹)
۱۲۔ القیامۃ ۷۵: ۱۶۔۱۸
۱۳۔ صحیح البخاری کتاب بدءالوحی باب کیف کان بدءالوحی الی رسول اللہ (۲)
۱۴۔ صحیح البخاری کتاب فضائل القرآن باب کان جبریل یعرض القرآن علی النبیؐ (۴۹۹۸)
۱۵۔ المصنف، کتاب فضائل القرآن فی درس القرآن وعرضہ (۱۰۳۳۷) ۱۰/۵۵۹
۱۶۔ ابن جزری، النشر فی القرآت العشر، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱/۶
۱۷۔ صحیح مسلم کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار (۷۲۰۷)
۱۸۔ تفصیل کے لیے دیکھئے، صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع۔۔۔ وبیر معونہ (۴۰۸۸)
۱۹۔ سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱/۲۴۶

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۰۔ صحیح البخاری کتاب فضائل القرآن باب القرآء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۵۰۰۳)
۲۱۔ صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب مناقب زید بن ثابتؓ (۳۸۱۰)
۲۲۔ صحیح البخاری کتاب فضائل القرآن باب القرآء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۵۰۰۴)
۲۳۔ الاتقان ۲۴۶/۱
۲۴۔ القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، بیروت، دار الکتب العلمیہ ، ۵۷/۱
۲۵۔ ابن الجزری، النشر فی القرآت العشر ۶/۱؛ ابوشامہ، المرشد الوجیز، انقرہ، دار وقف الدیانۃ الترکیہ، ص ۴۱۔۴۲ ؛ الزرکشی ، البرہان فی علوم القرآن، بیروت، دار الکتب العلمیہ ، ۳۰۶/۱؛ سخاوی، جمال القراء وکمال الاقراء، بیروت، دار البلاغہ، ۱۸۵/۲
۲۶۔ العلق ۹۶: ۴-۵
۲۷۔ زمخشری، الکشاف، بیروت، دار المعرفۃ، ۲۷۰/۴
۲۸۔ ابن سیدہ نے صحیفہ کے متعلق لکھا ہے ''التی یکتب فیہا والجمع صحائف وصحف وصحف'' (المحکم والمحیط فی اللغۃ ۱۱۵/۳) جبکہ امام زمخشری نے صحیفہ کے معنی لکھے ہیں ''وہی قطعۃ من جلد اَو قرطاس یکتب فیہ'' (اساس البلاغہ ص ۴)
۲۹۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ۳۴۳/۱۔۳۴۶
۳۰۔ ''رقاع رقعۃ کی جمع ہے کھال چمڑے یا کاغذ کے ٹکڑے کو کہتے ہیں'' (الاتقان ۲۱۱/۱)
۳۱۔ جامع الترمذی کتاب المناقب باب فی فضل الشام والیمن (۳۹۵۴)
۳۲۔ ''کتف اونٹ یا بکری کے شانہ کی چوڑی ہڈی کو کہتے ہیں پہلے اس کو خشک کر لیا جاتا ہے پھر اس پر لکھا جاتا'' (الاتقان ۲۱۱/۱)
۳۳۔ النساء ۴: ۹۵
۳۴۔ صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن باب کاتب النبیؐ (۴۹۹۰)
۳۵۔ المرشد الوجیز ص ۶۲؛ البرہان ۲۹۷/۱؛ الاتقان ۲۰۷/۱
۳۶۔ الاتقان ۲۲۰/۱
۳۷۔ بلاذری، البلدان وفتوحھا واحکامھا، بیروت، دار الفکر، ص ۵۱۸؛ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ۲۲/۹
۳۸۔ فتوح البلدان ص ۵۱۸ ؛ ابن حزم جوامع السیرۃ، گوجرانوالہ، ادارہ احیاء السنۃ، ص ۲۶؛ ابن قیم، زاد المعاد، بیروت، موسسۃ الرسالۃ، ۱۱۷/۱
۳۹۔ جامع الترمذی کتاب التفسیر باب من سورۃ التوبۃ (۳۰۸۶)
۴۰۔ النحل ۱۶: ۹۰
۴۱۔ مسند احمد ۲۱۸/۴
۴۲۔ مسند احمد ۱۰۷/۴

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۳ ماہرین علوم القرآن نے ان چاروں حصوں کی وضاحت کی ہے۔۱۔السبع: یہ وہ سات طویل سورتیں ہیں جن میں سورۃ بقرہ پہلی اور سورہ براۃ آخری ہے کیونکہ سورہ الانفال اور سورہ براۃ کو ایک ہی شمار کیا گیا ہے۔۲۔المئو ن: سبع طوال کے بعد آنے والی سورتوں کو المئو ن اس لیے کہتے ہیں کیونکہ ان میں ہر سورت کی آیات کی تعداد سو سے زیادہ یا اسکے قریب قریب ہے۔۳۔المثانی: المثانی کے بارے میں کئی اقوال ہیں المئو ن کے بعد دوسرے نمبر پر ہیں اس لیے یہ مثانی ہیں یا مثانی وہ سورتیں جن کی آیات کی تعداد سو سے کم ہے اور یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ سبع طوال اور مئون کی نسبت زیادہ دہرائی جاتی ہیں مثانی نام رکھنے کی ایک اور وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ان میں عبر وخبر پر مشتمل امثال کو دہرایا گیا ہے ایک وجہ یہ ہے کہ ان میں قصص کو دہرایا گیا ہے اور کبھی اس کا اطلاق سارے قرآن اور سورہ فاتحہ پر بھی کیا جاتا ہے۔۴۔مفصل: المثانی کے بعد یہ چھوٹی سورتیں ہیں مفصل کی وجہ تسمیہ یہ ہے ان سورتوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ بار بار فصل کا واقع ہونا ہے ان سورتوں کا خاتمہ سورۃ الناس پر ہوتا ہے مفصل کی پہلی سورت کون سی ہے اس میں اختلاف ہے اس ضمن میں کئی اقوال نقل کئے گئے ہیں جن میں سے ایک سورۃ ق کے بارے آیا ہے'' (البرہان ۱/۳۰۷۔۳۰۹ ؛ الاتقان ۱/۲۲۳۔۲۲۵)

۴۴ ابن تیمیہ، مقدمہ فی اصول التفسیر، لاہور، المکتبۃ العلمیہ، ص۲

۴۵ ابن خلدون، المقدمہ، ص ۳۴۸

۴۶ النحل ۱۶:۴۴

۴۷ ابوحیان اندلسی، البحر المحیط، بیروت، دار الفکر، ۶/۵۳۴؛ رازی، مفاتیح الغیب، بیروت، دار الفکر، ۱۰/۳۹ ؛ آلوسی، روح المعانی، بیروت، دار الفکر، ۸/۲۲۲

۴۸ النجم ۵۳: ۳،۴

۴۹ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبہائم (۶۰۰۸)

۵۰ الجامع لاحکام القرآن، ۱/۳۸

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.